۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ادارہ

7SPJ8U

پہلی بات: اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی زمانے کے بہترین لوگ تھے۔ ان کے دل اللہ اور رسولؐ کی محبت، دین کا علم سیکھنے کی تڑپ اور نیکی اور پرہیز گاری کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے۔ پیارے نبیؐ کے تربیت یافتہ ان اصحابؓ کی زندگیوں سے اُمّت قیامت تک دین کی روشنی حاصل کرتی رہے گی۔ ذیل کے سبق میں رسول اللہ ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار ساتھیوں کو صحابہؓ کہا جاتا ہے۔ ان وفادار ساتھیوں میں ایک اہم صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ آپؐ کے ان ساتھیوں میں شامل ہیں جو 'اصحابِ صُفّہ' کے ساتھ رہتے تھے۔ دراصل عربی میں چبوترے کو 'صُفّہ' کہا جاتا ہے۔ مسجدِ نبوی سے لگا ہوا ایک چبوترا تھا جس پر کچھ غریب صحابہؓ مسلسل قیام کرتے تھے۔ اسی نسبت سے یہ تمام حضرات 'اصحابِ صفہ' یا 'اہلِ صفہ' کہلاتے ہیں۔

پہلے حضرت ابوہریرہؓ کا نام 'عبدشمس' تھا۔ اس نام کے معنی اچھے نہیں ہیں یعنی سورج کا بندہ۔ اسلام لانے کے بعد حضورِ اکرمؐ نے ان کا نام 'عبدالرحمٰن' رکھ دیا۔ ان کے پاس ایک بِلّی تھی جسے وہ کھلاتے پلاتے، صاف ستھرا رکھتے اور اس سے کھیلتے تھے۔ بِلّی بھی ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی۔ بِلّی سے اس قدر محبت کی وجہ سے رسول اللہؐ انھیں 'ابوہریرہ' کہا کرتے۔ وہ اپنے اسی نام سے اب تک مشہور ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کی قوم اور خاندان کا علاقہ دَوس تھا۔ وہ حضرت طُفیل بن عَمرو دَوسیؓ کے ہاتھوں پر ایمان لائے۔ پھر ٦ ہجری میں اپنے قبیلے بنی دوس کے ایک وفد کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ کی پاکیزہ سیرت نے حضرت ابوہریرہؓ کو آپؐ کا گرویدہ بنا دیا۔ وہ رات دن رسول اللہؐ کی صحبت میں رہ کر ایمان اور اخلاق کے موتی چنتے۔ انھیں اس بات کا احساس تھا کہ میں تاخیر سے ایمان لایا ہوں اس لیے انھوں نے اپنا معمول بنا لیا تھا کہ ہمہ وقت حضورؐ کی خدمت میں حاضر رہتے اور آپؐ کی مجلسوں میں شرکت کرتے۔

مدینے میں حضرت ابوہریرہؓ کی والدہ ان کے ساتھ تھیں۔ وہ ابھی ایمان نہیں لائی تھیں۔ مسافرت میں بھی وہ اپنی والدہ کا پورا خیال رکھتے۔ انھیں اپنی والدہ کے ایمان لانے کی بڑی فکر تھی۔ اکثر اسی فکر میں روتے رہتے۔ ایک دن انھوں نے رسول اللہؐ سے اپنی والدہ کے ایمان کے لیے دعا کی درخواست کی۔ آپؐ نے اللہ سے دعا فرمائی۔ حضرت ابوہریرہؓ جب گھر پہنچے تو ان کی والدہ کلمہ پڑھ رہی تھیں۔ ابوہریرہؓ یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ دوڑتے ہوئے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشی خوشی یہ خبر سنائی۔

اسلام کے لیے حضرت ابوہریرہؓ نے بہت سختیاں برداشت کیں؛ اپنے وطن کو چھوڑا، مسافرت کی زندگی بسر کی، تنگ دستی کا مقابلہ کیا۔ اللہ کے رسولؐ کی محبت میں بھوک پیاس برداشت کی۔ انھیں بس یہی خیال رہتا کہ حضورؐ کی خدمت بجا لاؤں اور آپؐ کی صحبت میں دین کا علم حاصل کرتا رہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ بچپن ہی سے بڑے ذہین تھے۔ ان کی یادداشت غیر معمولی تھی۔ حضورؐ کے ساتھ ایک طویل مدت تک رہنے کی وجہ سے انھیں سیکڑوں احادیث یاد ہوگئی تھیں۔ دیگر صحابہؓ کو ان کے اس وصف کا حضورؐ کی زندگی ہی میں احساس ہوگیا تھا۔ حضورؐ کی وفات کے بعد جب لوگوں کو دین کی معلومات اور احادیث کی ضرورت محسوس ہوئی تو دینی مسائل کے حل کی تلاش میں دور دور سے لوگ مدینہ آنے لگے۔ اس وقت حضرت ابوہریرہؓ کی حضورؐ سے قربت کے پیشِ نظر لوگ انھی سے رجوع کرتے۔ وہ بھی خود آگے بڑھ کے احادیث لوگوں کے سامنے بیان کرتے۔ اپنی زندگی کے آخری سال تک ان کا یہی معمول رہا۔ اس وقت اسلامی دنیا میں ان کی حیثیت ایک چلتے پھرتے مدرسے کی سی ہوگئی تھی۔ اپنے مثالی حافظے کی مدد سے انھوں نے دین کا علم ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچانے میں کامیابی حاصل کی۔ احادیث بیان کرنے کے سلسلے میں ان کی خدمات نہایت وسیع ہیں۔

ایک مرتبہ اُموی خلیفہ مَروان بن حَکَم نے حضرت ابوہریرہؓ کا امتحان لینا چاہا۔ اس نے انھیں اپنے پاس بلا کر بٹھا لیا اور مطالبہ کیا کہ رسولِ اکرمؐ کی کوئی حدیث سنائیں۔ اس سے پہلے اس نے اپنے ایک کاتب کو پردے کے پیچھے بٹھا دیا اور کاتب کو حکم دیا تھا کہ ابوہریرہؓ جو کچھ بولیں، اسے لکھ لیا جائے۔ ایک سال بعد مروان نے پھر انھیں بُلوایا اور وہی حدیث سنانے کی فرمائش کی۔ انھوں نے ایک لفظ بھی کم زیادہ کیے بغیر حدیث اسے سنا دی۔

حضرت ابوہریرہؓ بڑے نرم مزاج تھے۔ ان کی جوانی کے ایام حضورؐ کی تربیت میں رہ کر گزرے تھے۔ اس تربیت کا نقش ان کی زندگی پر ہمیشہ قائم رہا۔ ان کے دل میں رسول اللہؐ کی بے پناہ محبت تھی۔ اگر تھوڑی دیر کے لیے حضورؐ انھیں نظر نہ آتے تو وہ بے چین ہوجاتے۔ انھوں نے مسلسل پچاس برس تک رسولؐ کی احادیث بیان کرکے دین کی بے مثال خدمت انجام دی۔ سنہ ۵۹ ہجری میں ۷۸ برس کی عمر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور مدینے کے مشہور قبرستان بقیع میں دفن کیے گئے۔

معانی واشارات

جلیل القدر	– عزت والا	Reverend	
اصحابِ صفہ	–	Companions of the Holy Prophet (ﷺ) who would learn and live on the earthern platform named Suffah	
صحابہؓ	– صحابیؓ کی جمع	Companions of Prophet (ﷺ)	
ہُریرہ	– چھوٹی بِلّی	Kitten	
حدیث	– رسول اللہؐ کا قول	Sayings of the Prophet (ﷺ)	
یادداشت	– یاد رکھنے کی صلاحیت	Memory	
وصف	– خوبی	Attribute	
اُموی خلیفہ	– حضرت معاویہؓ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے خلیفہ	Caliphs from the descent of Banu Umaiyyah	

کاتب - لکھنے والا Scribe | **ہجرت** - ایک جگہ سے جا کر دوسری جگہ رہنا Migration (Hijrah)

مشقی سرگرمیاں

سبق کے بغور مطالعے کے بعد سبق سے متعلق ذیل کی سرگرمیوں کو ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔

✦ **حضرت ابو ہریرہؓ سے متعلق شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ابتدائی نام
- حضورؐ کا دیا نام
- لقب
- قبیلہ
- وفات
- مدفن

✦ **مناسب نام/لفظ لکھ کر سرگرمی مکمل کیجیے۔**

۱۔ مسجدِ نبوی کے چبوترے پر قیام کرنے والے صحابہ

۲۔ علاقہ اور قبیلہ دوس کے ایک صحابیؓ

۳۔ اسلامی دنیا کا چلتا پھرتا مدرسہ

۴۔ مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان

✦ **درج ذیل مستطیل سے مذکر - مؤنث، واحد - جمع، ضد الفاظ کی جوڑیاں تلاش کر کے لکھیے۔**

صحابی	محبت	اقوام	حیات	دوری
ایام	والدہ	مساجد	نفرت	مسجد
رات	حدیث	وفات	صحابیہ	قوم
احادیث	والد	یوم	قربت	دن

مذکر	مؤنث

لفظ	ضد

واحد	جمع

✦ **فقروں کے لیے ایک لفظ لکھیے۔**

۱۔ حدیث بیان کرنے والا

۲۔ کتابت کرنے والا

۳۔ تحریر کرنے والا

۴۔ حضورؐ کے ساتھی

✦ **ابو ہریرہؓ لقب کی وجہ تحریر کیجیے۔**

✦ **خلیفہ مَروان بن حکم کے ذریعے ابو ہریرہؓ کے امتحان کا طریقہ بیان کیجیے۔**

✦ **حضرت ابو ہریرہؓ کو جس بات کا شدت سے احساس تھا اسے تحریر کیجیے۔**

✦ **احادیثِ نبوی سنانے کے پیچھے حضرت ابو ہریرہؓ کا مقصد واضح کیجیے۔**

تحریری سرگرمی

✦ **'میری پسندیدہ شخصیت' عنوان پر ذیل کے نکات کی مدد سے مضمون تحریر کیجیے۔**

کون (نام ، تعلق)، کیوں (خوبی ، انفرادیت)، کیا (موازنہ، آپ کی پسند/شوق)، کیسے (عمل)

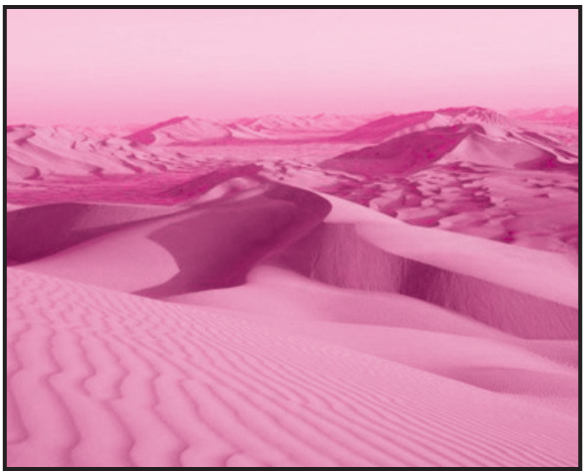

اعادہ

اجزائے کلام (Parts of Speech)

زبان الفاظ کا مجموعہ ہے۔ ہم اپنے خیالات کے اظہار کے لیے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ زبان میں استعمال کیے جانے والے چھوٹے بڑے تمام الفاظ **'اجزائے کلام'** (Parts of Speech) کہلاتے ہیں۔

ذیل کی عبارت کو پڑھ کر اس کے ہر لفظ پر غور کیجیے۔

عارف اسٹیشن سے باہر نکلا ہی تھا کہ اسے راشد نظر آ گیا۔ وہ عارف کا پرانا ڈرائیور ہے۔ عارف کو دیکھتے ہی راشد کار لے کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے اُتر کر عارف کا سامان خالی ڈِکی میں رکھ دیا۔ کار اسٹیشن سے شہر کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کی رفتار تیز تھی۔ عارف جب اپنے گھر پہنچا تو گھر والے اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اس کی امّی نے اسے گلے لگا کر کہا، ''ارے واہ عارف ! تم تو اپنے وعدے کے مطابق وقت پر پہنچ گئے۔''

- عارف، اسٹیشن، راشد، ڈرائیور، کار، ڈِکی، شہر، رفتار، گھر، امّی وغیرہ

یہ سارے الفاظ اسم (noun) ہیں۔

- اسے، وہ، اس، تم

یہ الفاظ ضمیر (pronoun) ہیں۔

- پرانا، خالی

یہ الفاظ صفت (adjective) ہیں۔

- نکلا، نظر آ گیا، دیکھتے، بڑھا، رکھ دیا، بڑھنے لگی، پہنچا، خوش ہوئے، پہنچ گئے

یہ الفاظ فعل (verb) ہیں۔

- تیزی سے، جلدی سے

یہ الفاظ متعلق فعل (adverb) ہیں۔

- سے، کا، کو، میں، کی، کے، پر

یہ الفاظ حروفِ جار (preposition) ہیں۔

- کہ، تو

یہ الفاظ حروفِ عطف (conjunction) ہیں۔ (ان کے علاوہ کچھ الفاظ عطف ہوتے ہیں)

- ارے واہ !

یہ الفاظ فجائیہ (exclamation) ہیں۔ (ان کے علاوہ بھی بہت سے فجائیہ الفاظ ہوتے ہیں)

اس عبارت میں آنے والا ہر لفظ جملے میں اپنی خاص جگہ پر اور خاص معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس مناسبت سے ہر لفظ کا ایک خاص نام ہوگیا ہے۔ ذیل کے خاکے میں ان ناموں سے تعارف حاصل کیجیے۔

۱۔ اسم (noun)
۲۔ ضمیر (pronoun)
۳۔ صفت (adjective)
۴۔ فعل (verb)
۵۔ متعلق فعل (adverb)
۶۔ جار (preposition)
۷۔ عطف (conjunction)
۸۔ ندائیہ/ فجائیہ (exclamation)

اگلے اسباق میں انھی اجزائے کلام کی مختلف قسموں اور خواص کی آپ کو معلومات دی جائے گی۔